تغیر پذیر حالات کے تناظر میں خطباء کرام کے لیے
علمی و تحقیقی مواد پر مشتمل رہنما خطوط جاری کرنے والا

قندیل بصیرت، برہان صداقت

ہفت روزہ

پیغام سنت

12-02-2021

ناشر

تحفظ شریعت ٹرسٹ

TAHAFFUZ-E-SHAREEAT TRUST

+91 8686649169

Tahaffuzeshareeat

17-2-790/A/1, Phool Bagh, Rein Bazaar, Hyderabad, Telangana 500023

اسلام کا نظامِ عفت وعصمت
اور ویلن ٹائن ڈے

درس قرآن

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (سورۃ الاحزاب:59)

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتیں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ (سورۃ النور:31)

ترجمہ: اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا (سورۃ الاحزاب:32)

ترجمہ: اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورۃ المائدہ:33)

ترجمہ : جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاوں کاٹ دیئے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا (سورۃ الاسراء:32)

ترجمہ: خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں زنا کے قریب نہ جانے کی تفسیر میں مفسرین نے بتایا ہے کہ اسباب زنا کے قریب مت جاؤ کیونکہ انہی کی وجہ سے زنا میں مبتلا ہونے کا امکان رہتا ہے۔ اسباب زنا میں موجودہ زمانہ اور تہذیب کی تمام صورتیں موجود ہیں۔ ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، رسائل، موبائل فون، انٹرنیٹ اور ہر وہ چیز شامل ہے جس میں عورت کو نامناسب طور پر ابھارا جاتا ہے۔

بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا ہے، فحش مناظر اور بے حیائی کے کام کی تشہیر کی جاتی ہے اور اس کو ترقی کے نام پر اچھا بھی سمجھا جاتا ہے۔

بے پردگی بھی اسباب زنا میں سے ایک ہے۔ اس لئے اسلام اس برائی سے بچنے اور عذاب سے نجات کیلئے بے حیائی کی تمام صورتوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ (سورۃ الاعراف:33)

آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے تا کہ وہ اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے خود ہلاک ہو جائے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا (سورۃ الاسراء:16)

ترجمہ: اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (کچھ) حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

درس حدیث

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا یَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ وَلَیْسَ مَعَھَا ذُوْ حُرْمَةٍ مِنْھَا۔ (بخاری شریف : باب فی کم تقصر الصلاۃ)

ترجمہ: اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لئے بغیر محرم کے ایک دن رات کا سفر جائز نہیں ہے۔

مزید ارشاد ہے:

لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: عورت بغیر محرم کے ہرگز سفر نہ کرے۔

رسول اکرم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

لَا یَخْلُوَنَّ أَحَدٌ بِاِمْرَأَةٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ رہے، الا یہ کہ اس کی قریبی رشتہ دار ہو۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے:

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَخْلُوَنَّ بِاِمْرَأَةٍ لَیْسَ

مَعَهَا ذُوْ رَحِمٍ مِنْهَا، فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ۔ (مسند احمد)

ترجمہ: جو شخص اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو، وہ ہر گز کسی ایسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو، اجنبی مرد و عورت جب خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمَغِيْبَاتِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ۔ (ترمذی شریف:باب کراهية الدخول على المغيبات)

ترجمہ: شوہروں کی غیر موجودگی میں عورتوں کے پاس مت جایا کرو؛ کیوں کہ شیطان تم میں خون کی طرح گردش کر رہا ہے، اور ہر آن تم کو مبتلائے گناہ کرنے کی سازش میں لگا ہوا ہے۔

اس طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ محارم کی عدم موجودگی میں عورتوں کے پاس آمد و رفت فتنے کا پیش خیمہ ہے اور شیطان کے داؤ اس طرح کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ایک حدیث میں واضح فرمایا گیا ہے:

أَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔ (مسلم شریف، کتاب السلام، باب تحريم الخلوة بالاجنبية)

ترجمہ: سنو! ہر گز کوئی آدمی کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ

گذارے، الایہ کہ وہ اس کا شوہر ہو یا محرم ہو۔

اس حدیث میں شادی شدہ عورت کا ذکر ہے؛ اس لئے کہ عادۃً آمد ورفت ایسی عورت کے پاس زیادہ رہتی ہے جو شادی شدہ ہو، جب شادی شدہ عورت کے لئے یہ حکم ہے تو غیر شادی شدہ عورت کے لئے تو یہ حکم اور زیادہ اہمیت کے ساتھ ہوگا، عورت کے پاس رات گذارنا حرام کاری کا بہت قوی ذریعہ ہے؛ اس لئے اس پر سختی سے روک لگائی گئی ہے۔

مضمون

اسلام عفت وعصمت اور پاکیزگی قلب ونگاہ کا دین ہے۔ اسلام زمانہ جاہلیت کی رسم بے حجابی کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اسلام ہی دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے عورتوں کو ان کے اصل مقام ومرتبے سے ہمکنار کیا۔ اس کی عزت وآبرو کے لیے جامع قوانین متعین کیے، عورت کو وراثت میں حقدار ٹھہرایا، اس کے عائلی نظام کو مضبوط کیا۔ اسلام سے پہلے دنیا نے جس قدر ترقی کی تھی، صرف ایک صنف واحد (مرد) کی اخلاقی اور دماغی قوتوں کا کرشمہ تھی۔ مصر، بابل، ایران، یونان اور ہندوستان مختلف تہذیب وتمدن کے چمن آراء تھے لیکن اس میں صنف نازک (عورت) کی آبیاری کا کچھ دخل نہ تھا۔ عورت کو دنیا میں جس نگاہ سے دیکھا جاتا ہے وہ ہر ملک میں مختلف رہی ہے، مشرق میں عورت مرد کے دامن تقدس کا داغ ہے، اہل یونان اس کو شیطان کہتے ہیں، تورات اس کو لعنت ابدی کا مستحق قرار دیتی ہے، کلیسا اس کو باغ انسانیت کا کانٹا تصور کرتا ہے لیکن اسلام کا نقطہ نظر ان سب سے جداگانہ ہے۔ اسلام میں عورت نسیم اخلاق کی نکہت اور چہرہ انسانیت کا غازہ سمجھی جاتی ہے اور جائز طریقے سے اس کے ذریعہ فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے: خیر متاع الدنیا المرءۃ الصالحۃ۔

اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خلاق عالم نے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرما کر ان کے قلبی اطمینان، دلی سکون اور زندگی کی صعوبتوں اور پریشانیوں کو فرحت ومسرت اور مودت ورحمت سے تبدیل کرنے کے لیے حضرت حوا کو صفحہ ہستی پر وجود بخشا اور انہی دونوں کے ذریعہ نسل انسانی کو کرہ ارض پر پھیلایا۔ اس کائنات میں بسنے والی ہر چیز پر رب قدیر کا یہ عظیم ترین احسان ہے کہ اس نے اسے جوڑا جوڑا بنایا۔ مرد وعورت کو بھی آپس میں جوڑا جوڑا پیدا کیا اور ایک دوسرے کے لیے ان میں کشش اور لگاؤ ودیعت کردی۔ باہمی الفت ومحبت، مودت ورحمت اور سکون واطمینان کی دل کش حویلی تعمیر کی اور دل کے نہاں خانہ میں شفقت وہم دردی کا حسین گلدستہ سجایا۔ عورت کو حسن وجمال، صبر وتحمل، شرم وحیا اور عفت وعصمت کا پیکر بنایا۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (الروم: ۲۱) اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے جوڑے (بیویاں) بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور تمہارے درمیان محبت ورحمت پیدا کی۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں۔

حقیقت میں یہ اللہ رب جلیل ہی کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ جن دو مرد و عورت میں کبھی ملاقات اور کوئی رشتہ داری نہیں ہوتی، باہم نکاح سے ان کے دلوں میں قرب واتصال کی بنا پر ایک دوسرے کے لیے محبت موجزن ہوتی ہے اور رحمت وہمدردی کے سوتے پھوٹ پڑتے ہیں اور ایک دوسرے پر جاں نثار کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی معنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: لم یُر للمتحابین مثل النکاح (سنن ابن ماجہ ۱۹۲۰،زوائد ابن ماجہ ص: ۲۶۳) میں ہے :ھذا اسناد صحیح ،رجالہ ثقات یہ سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

رشتۂ نکاح کے ذریعہ اللہ تعالی میاں اور بیوی کے مابین قلبی محبت پیدا کر دیتا ہے اس لیے آپس میں زوجین کی طرح بے پناہ محبت کرنے والی جوڑی دیکھی نہیں گئی۔

انسانی معاشرہ کا امتداد اور اس کی بقا نکاح جیسے مقدس رشتہ سے قائم ہے۔یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور انسان کی فطری حاجت ہے۔ اسی سے کنبہ اور خاندان کا وجود ہے۔یہی انسانی رشتوں کی اساس ہے۔حسن وشباب کی ناز برداری اور چاہتوں کے اظہار وتکمیل کا جائز ذریعہ ہے۔

اسلام ایک دین فطرت ہے۔جس طرح اس نے نکاح کے حدود

وآداب متعین کیے ہیں اسی طرح جنسی ضروریات کے حدود وآداب اوراس کی تکمیل کے جائز ذرائع بھی متعین کیے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے جنسی ضروریات کی جائز تکمیل کو مومن کی فلاح وکامیابی کا ایک اہم ذریعہ شمار کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے : وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۔ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۔ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاء ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون : ۵-۷) اور (وہ مومنین بھی کامیاب ہیں) جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اوراپنی بیویوں اورلونڈیوں سے (اپنی خواہش پوری کرتے ہیں) وہ لائق ملامت نہیں۔ جو کوئی ان دو کے سوا دیگر ذرائع سے اپنی خواہش پوری کرے گا اور کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا تو وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

یہاں پر قابل توجہ یہ بات ہے کہ اللہ تعالی نے بندے کی فلاح وکامرانی کو شرم گاہ کی حفاظت کے ساتھ مشروط کردیا ہے اوراس کی غایت درجہ اہمیت ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جو اپنی شرم گاہ کی حفاظت نہیں کرے گا اور جنسی بے راہ روی کی راہ پر گامزن رہے گا تو وہ فلاح نہیں پائے گا، بلکہ وہ قابل ملامت ہوگا۔ عفت و پاک دامنی اور حشمت وعصمت کی شدید اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالی نے عورتوں کو پردہ کرنے اور

مومنوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور جنسی بے راہ روی، فحاشی اور بے حیائی کو فروغ دینے والے فتنے سے بچنے کی اشد تاکید کی ہے۔

اسلام نے اپنی اخلاقی تعلیمات کے ضمن میں کردار کی بلندی اور فکر وعمل کی پاکیزگی پر بے حد زور دیا ہے۔ رب ذوالجلال نے انسانی ذہن وطبیعت کے مختلف رجحانات کو دیکھتے ہوئے اس کے اندر پائے جانے والے جنسی میلان ورجحان کو صحیح راہ پر لگانے کے لیے مختلف طرح کے احکام وضوابط وضع کیے ہیں تاکہ فرد کی تطہیر وتزکیہ کے ساتھ معاشرہ کو بھی اخلاقی بلندی اور عفت وپارسائی کا پیکر اور نمونہ بنایا جاسکے۔

اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اللہ رب العالمین نے جس کو جس فطرت پر پیدا کیا ہے وہی اس کے لیے بہتر ہے کیونکہ وہی خالق، وہی مالک، وہی مدبر اور حکمت والا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ کس کا قیام گھر کی چہار دیواری میں مناسب ہے اور کس کا باہری جھمیلوں اور ذمہ داریوں میں بہتر ہے۔ اگر کوئی اللہ کی مقرر کردہ فطرت کے خلاف عمل کرے گا اور اس سے اعراض کرتے ہوئے اعلان جنگ کرے گا تو کبھی بھی وہ اپنے ارادہ میں کامیاب اور اپنے مقصد میں کامراں نہ ہوگا، بلکہ اس کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے :فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ

النَّاسَ عَلَيۡهَا لَا تَبۡدِيلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ (الروم : ۳۰)

عزت وآبرو کا تحفظ اور بے حیائی اور بد اخلاقی سے اجتناب اسلام کے اولین اور اہم مقاصد میں داخل ہے۔اس نے جنسی سکون کی تکمیل کو باعث اجر وثواب قرار دیا اور عزت وآبرو اور عصمت وعفت کے تحفظ کی راہ میں مرنے والے مسلمان کو شہادت کی بشارت دی۔کسی کی عزت وآبرو کو اگر کسی نے بے جا طور پر نشانہ بنایا ہے اور اس پر افک وبہتان باندھا تو اس کے لیے باقاعدہ کوڑوں کی سزا مقرر کی، کیونکہ جنسی بے راہ روی اسلام کو کسی طرح گوارہ نہیں ہے۔

عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے اسلام نے عورتوں کو پابند کیا ہے کہ اگر وہ ضرورت سے باہر نکلیں تو مردوں کے ساتھ اختلاط سے بچیں اور سفر کرنا ہو تو محرم کے ساتھ ہی سفر کریں۔بغیر محرم کے سفر کرنے میں اس کی عزت وآبرو کے لیے خطرہ ہے۔

علامہ ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ نے اختلاط کی برائیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط ہر برائی ومصیبت کی جڑ ہے۔اس سے عام عذاب نازل ہوتا ہے اور زنا اور فواحش کی کثرت ہوتی ہے۔عمومی طور پر لوگ موت کا شکار ہوتے ہیں۔ بدکار

عورتوں کے باعث حضرت موسی کے لشکر میں بدکاری پھیل گئی تو اللہ تعالی نے انہیں طاعون میں مبتلا کر دیا جس کے نتیجے میں ایک دن میں ستر ہزار افراد لقمہ اجل بن گئے۔

لیکن افسوس کہ ہماری ماؤں اور بہنوں کو عفت وعصمت پر مبنی اسلام کے قوانین فرسودہ اور غیر مفید نظر آنے لگے ہیں اور آزادی نسواں، حقوق نسواں، مخلوط تعلیم اور مساوات مرد وزن کا نعرہ لگانے والوں کا ساتھ دیا ہے اور اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مار کر اپنی زندگی اجیرن کر لی ہے اور اپنے دائرہ عمل کو چھوڑ کر آفسوں، دفتروں، ہوٹلوں، میلوں، پارکوں، کلبوں، فلمی محفلوں، سینما ہالوں، ڈانس پارٹیوں اور آرکیسٹرا کی محفلوں کی زینت بن گئی۔ اسے جی جان سے اپنایا اور گلے لگایا اور ان پر فریب نعروں سے ان درندہ صفت انسانی بھیڑیوں نے ہر گام اور ہر منزل پر ان کا استحصال کیا اور من چاہے طریقے سے انہیں استعمال کیا، لیکن صنف اناث نے ترقی، جدت طرازی اور جدت پسندی کہہ کر اس سے اپنا دل بہلایا اور مغربی تہذیب وثقافت کو اپنے گلے کا قلادہ بنایا۔ حالانکہ اسلام نے ان کے ذاتی تشخص کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں ناموس وعزت اور حفاظت وعصمت کی خوش کن چادر میں لپیٹ کر ان کے حقوق کی حفاظت کی اور دو پیروں والے وحشی درندہ صفت انسانوں کے دام فریب سے بچایا، لیکن افسوس کہ بنات حوا

نے اسلام کی شیتل چھاؤوں میں رہنے کو پابند سلاسل اور قید و بند سمجھا اور اس کی حدوں کو تجاوز کر کے غیر اقوام کے مانند شتر بے مہار کی طرح گھومنا پھرنا چاہا۔

آج ہر جگہ (خواہ سرکاری ہو یا غیر سرکاری) جنسی بے راہ روی کے اڈے اور وسائل پائے جاتے ہیں۔ ہم جنس پرستی، خود لذتی، امرد پرستی، جنسی اباحیت، فحاشی، عریانی، بے راہ روی اور بے حیائی کی ساری شکلیں عام ہیں۔ ہر جگہ لڑکیوں کا اژدہام اور ہجوم ہے۔ ریلوے اسٹیشن ہو یا ایر پورٹ، استقبالیہ دفتر ہو یا عام آفس، یونیورسیٹی ہو یا کالج، فلمی خانہ ہو یا قحبہ خانہ، دوکان ہو یا مارکیٹ، ایڈورٹائزنگ ہو یا اشتہارات کی دنیا، ہر جگہ لڑکیاں ہی لڑکیاں مطلوب ہیں اور وہ بھی نیم عریاں جاذب نظر، تنگ اور باریک لباس میں۔ یورپ کی نقالی میں اسلامی تہذیب وثقافت سے اتنی دوری ہوگئی ہے کہ اگر کوئی مسلم خاتون نقاب پہن کر چلتی ہے تو دوسری مسلم خواتین بجائے حوصلہ افزائی کے اس کو طعن وتشنیع کا نشانہ بناتی ہیں اور اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہتی ہیں کہ ہم سب سے زیادہ مہذب اور دلدادۂ ثقافت ہیں۔ بتلائیے کہ کیا مردوں کے شانہ بشانہ چلنا، مردوں جیسا لباس پہننا، رقص گاہوں، فلم خانوں، سینما ہالوں اور قحبہ خانوں میں شرکت کرنا اس میں عورت کی بھلائی اور بہتری مضمر ہے؟ اس میں اس کی عزت وآبرو کی

ضمانت ہے؟ ہر صاحب فکر اور دانشور قوم کہے گا کہ نہیں۔اس میں اس کی حفاظت نہیں ہے۔اس میں اس کی صیانت نہیں ہے۔اگر آپ سمجھتے ہیں تو غور وفکر اور امعان وتدبر سے کام لیجیے پندرہ سو سال قبل رسول عربی خاتم الانبیاء، محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلنے والے یہ الفاظ اپنے نہاں خانۂ دل میں نقش کر لیجیے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :" صنفان من أهل النار لم أرهما :قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة.لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها،وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا و كذا"۔ (صحیح مسلم ۵۷۰۴)

مردوزن کا آزادانہ اختلاط

موجودہ صورتحال کے تئیں ہمیں کچھ اسباب کا تجزیہ کرنا ہوگا تا کہ مسئلہ کا حل تلاش کیا جائے اور خواتین (معاشرہ کی عزت ووقار) کا دفاع کیا جاسکے:

موجودہ مروج مخلوط ماحول میں مردوزن باہم مخلوط انداز میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ باہم اس قدر قریب ہو چکے ہیں کہ انہیں ایک دوسرے کے نجی اسرار ورموز کا بھی علم ہوتا ہے۔یہی قربت اور نزدیکی لاقانونیت کی راہیں بالکلیہ طور پر کھول دیتی ہے۔ہمارے ماحول میں دوست احباب،

سر پرستوں اور رشتہ داروں وغیرہ کی جانب سے بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کے تعلقات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔مخلوط سوسائٹی میں یہ فطری امر ہے کہ صنفوں کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ صنف مقابل کے لیے زیادہ سے زیادہ جاذب نظر بنیں اور بالخصوص عورت کے مقابل مرد صنف نازک کی جانب زیادہ مائل ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عصمت ریزی کے واقعات رونما ہورہے ہیں۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ خود کو ایسے امور سے باز رکھیں جو ہمارے لئے ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔

تعلیمی نظام

ہمارا تعلیمی نظام اس قدر بدترین شکل اختیار کر چکا ہے کہ اگر کوئی خاتون شائستگی اور سادگی اختیار کرنا چاہے تو یہ نظام اس کو نیم برہنہ، بے حیا اور بے حجاب کر دیتا ہے۔مرد و خواتین کے لئے کوئی علٰحدہ نظام نہیں۔تعلیمی اداروں میں ان کی جماعتوں کے لئے کوئی مخصوص علحدہ اوقات کا نظم نہیں۔لیاب، سرجری اور عملی مشق کے نام سے طلبہ و طالبات کو کسی بھی وقت کالج میں طلب کر لیا جاتا ہے۔اسی وجہ سے سر پرستوں کے لئے یہ امر دشوار ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کر سکیں اور اس طرح کے کاموں میں ان کی شرکت بہت ہی آسان ہو جاتی ہے اور اسی بناء پر یہ جرم وقوع پذیر ہوتا ہے۔

جرم کی سنگینی کا تصور ختم ہو گیا

مرد و خواتین میں اس جرم کی سنگینی کا تصور بالکلیہ طور پر ختم ہو چکا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اس طرح کے وحشیانہ جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے تو ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوتا اور ہمیں تعجب و حیرانگی بھی کیوں ہو! کیونکہ یہ جرم ہماری سوسائٹی میں پوری طرح رچ بس چکا ہے اور ہم اسی کے عادی بن چکے ہیں۔

شادیوں میں تاخیر

زندگی سے لطف اندوز ہونا ہی ہماری زندگی کا مطمح نظر بن چکا ہے۔اسی دلفریبی کے چکر میں ہم نکاح کے اہم نقطہ نظر کو فراموش کر چکے ہیں۔ شادیوں میں کی جانے والی تاخیر کی وجہ سے مرد و خواتین اپنی خواہشات پر قابو رکھنے میں ناکام ہو رہے ہیں اور اس طرح شیطانی جال میں پڑ کر اس بھیانک جرم کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔

ہیجان پیدا کرنے والی جدید ٹکنالوجی کا فروغ

جنسی ہیجان پیدا کرنے والی اس انڈسٹری نے سماج کی نوجوان نسل اور تخلیقی افراد کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ یہ اس قدر آسانی سے مہیا ہے کہ اگر کوئی معصوم فرد گوگل پر اپنے کالج کے پروجکٹ کو تلاش کرنا چاہے تو اس راستہ سے بھی جنسی ہیجان پیدا کرنے والی ویب سائٹس کا گذر ہوتا ہے۔

اس صنعت کو بہت ہی دلفریب اور دلنشین انداز میں منصوبہ بند طریقہ سے تیار کیا گیا ہے تا کہ نوجوان نسل کو پھانسا جائے۔اس مسئلہ کا ایک ہی حل یہ ہے کہ ان تمام ویب سائٹس پر ملک بھر میں پابندی اور قدغن لگائی جائے۔

بالی ووڈ انڈسٹری کے ذریعہ فحاشی کا فروغ

یہ انڈسٹری بھی نیم برہنگی کے فروغ میں اپنا بدترین رول ادا کر رہی ہے۔فلموں میں دکھائے جانے والے مناظر اس بات کے لئے کافی ہیں کہ کسی بھی فرد کے ذہن کو اپنا یرغمال بنالے۔فلموں میں دکھایا جانے والا طرز زندگی اور مرد وزن کے درمیان تعلقات نے ان کی زندگیوں کو تباہی کے دہانے پر لا دیا ہے اور یہی وہ بنیادی اسباب ومحرکات ہیں جن کی بناء پر اس جرم میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔دراصل فلموں میں پیش کیے جانے والے نظریات اور تہذیب وثقافت نئی نسل کے ذہن ودماغ میں بڑی آسانی سے جگہ بنالیتے ہیں،جدیدیت کے نشے میں فلموں میں پیش کیے جانے والے ہر فیشن کی تقلید ہمارے معاشرے کے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے لیے باعث صد افتخار ہوتی ہے،دوسری جانب آج کی فلموں کا حال یہ ہے کہ تجارت کے فروغ اور حصول زر کے لیے فلمی اداکارائیں کسی بھی حد تک جانے میں دریغ نہیں کرتیں۔فلمی اداکاراؤں کی تقلید میں ہندوستانی

سماج کی بیٹیاں برہنہ ہوتی جارہی ہیں،فیشن کے نام سے ان کے جسم پر دن بہ دن لباس مختصر ہوتا جار ہا ہے،فحاشی اور برہنگی کے اس ماحول میں عزت و عصمت کے تحفظ کی بات فضول ہے۔ٹی،وی آج ہمارے معاشرے کے ہر گھر کا لازمی حصہ بن چکی ہے،جس گھر میں ٹی،وی نہ ہو وہ سماج کا پچھڑا گھر سمجھا جاتا ہے،آج ٹی وی کے ذریعہ بھی بڑی آسانی کے ساتھ فحاشیت کا فروغ ہور ہا ہے جو عصمت دری کے واقعات میں اضافے کا ایک اہم سبب ہے۔

نیم برہنہ لباس

نیم برہنہ لباس نے بھی اس جرم کے پھیلاؤ میں کافی اہم رول نبھایا ہے۔خواتین نیم برہنہ لباس زیب تن کرتے ہوئے عوام میں خودنمائی کرتے پھر رہی ہیں اور چست اور برہنگی کا اظہار کرنے والے کپڑے، مردوں کو ان کی جانب مائل کرتے ہیں اور یہ فطری امر ہے کہ عورتوں کی بہ نسبت مرد ان کی جانب زیادہ مائل ہوتے ہیں۔تاہم مردوں کا بے حیائی پر مبنی لباس پہننا بھی اس جرم کا باعث بننے میں ایک اہم رول ادا کررہا ہے۔درحقیقت یہ ایک دوراہی ٹریفک ہے۔جب صنف نازک کے جذبہ نمائش کی تسکین شوخ وتنگ لباس سے بھی نہیں ہوتی تو حواس باختہ بنت حوا اپنے کپڑوں سے باہر آنے کے لیے تڑپتی ہے۔پھر فحاشیت کا ایسا

شعلہ بھڑکتا ہے کہ قدیم یونان وروم کی شہوانی تہذیب بھی شرمسار نظر آتی ہے۔ ان بیہودگیوں کے مشاہدے کے لیے اب آپ کو ممبئی اور گُوا کی تفریح گاہوں اور نائٹ کلبوں میں جانے کی ضرورت نہیں، بلکہ آپ اپنے ملک کے ہر چھوٹے بڑے شہر وقصبات کی شاہراہوں پر کھلے عام ان کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ آفس کے اندر، کالج کے باہر، پارک کے کنارے، دریا کے ساحل اور شاپنگ مال کی سیڑھیوں پر آزادانہ مرد وزن کا اختلاط ایک دوسرے کے ہیجان کو برانگیختہ کرنے کے لیے کافی ہے۔ ظاہر ہے جس سماج ومعاشرے میں اس طرح کا ہیجان انگیز ماحول پوری طرح چھا گیا ہو جہاں جنسی جذبات کو بھڑکانے کے سارے سامان مہیا ہوں، ایسے معاشرے میں صنف نازک کی عصمت وعفت کی گارنٹی کون دے سکتا ہے؟۔

زناکار کو دی جانے والی معمولی سزائیں

نقصان پہنچانے کے سبب دی جانے والی سزاؤں کے بالمقابل عصمت ریزی کے کیسس کی سزائیں بہت ہی معمولی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ سست رفتار عدلیہ نظام کی وجہ سے مجرم شخص، مہینوں اور سالوں سماج و معاشرہ میں لوگوں کے شانہ بہ شانہ آزادانہ طور پر گھومتا پھرتا رہتا ہے اور عدالت میں اس کو پیشیوں اور حاضریوں کی تاریخ پہ تاریخ ملتی جاتی ہیں۔

اگر مغربی ممالک کا معاملہ ہو تو مجرم کو بالکل ہی معمولی سزاء دی جاتی ہے اور عبرت کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے وہ شخص بار بار عصمت ریزی کے جرائم کا ارتکاب کرتا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، جب کوئی خاتون اپنے کسی بوائے فرینڈ یا دوستوں کے ساتھ دھوکہ دہی کرتی ہے تو جوابی کاروائی میں اس طرح کی خواتین مجرم قرار دی جاتی ہیں۔

بدکاری کی تواریخ طے کرنا

عصمت ریزی کی تاریخ جیسی اصطلاح ہم سنتے رہتے ہیں۔ دراصل یہ بداخلاقیات پر مبنی بدکاری ہوتی ہے اور اس طرح کے جرائم کی راہیں کھولتی ہیں۔ ان تواریخ میں لوگ بدکاری اور فحاشی کے افعال کرتے ہیں اور جب ان کے ساتھ عصمت ریزی کی جاتی ہے تو چیخ و پکار اور ہوا کھڑا کرتے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے یہ جاننا ہوگا کہ اچھا اور برا کیا ہے۔

اخلاقیات کا فقدان

لوگوں نے بالعموم اخلاقیات کو بالائے طاق ڈال دیا ہے۔ ان میں اچھے اور برے کی تمیز کرنے کا مادہ تک ختم ہو گیا ہے۔ رات دیر گئے بچے، گھروں سے باہر کلبوں اور پارٹیوں میں مگن رہتے ہیں اور سرپرستوں کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جبکہ ایسے ہی موقعوں پر خواتین کی

عصمت ریزی کے قوی امکانات رہتے ہیں۔ دور حاضر میں اخلاقیات کا تصور پوری طرح بدل چکا ہے۔

آج پوری دنیا مغربی انقلابات سے حیرت زدہ ہے اور اس کے ہر ہر عمل کی تا حد جنون رسیا ہو چکی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس سے بہتر کوئی آئیڈیل نہیں۔ اس سے اچھا کوئی کلچر نہیں۔ اس سے عمدہ کوئی ثقافت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج انسانی معاشرہ کا ہر فرد چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم یورپی تہذیب وثقافت کی نقالی کیے بغیر اپنے آپ کو مکمل انسان ہی نہیں تصور کرتا۔ یورپ اور مغربی تہذیب و کلچر کا یہ بھوت مسلم معاشرے پر اس قدر سوار ہے کہ اسے روکنا مشکل نظر آتا ہے اور اس کے سامنے باندھ باندھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ خصوصاً نوجوان مکمل طور پر جنسی بے راہ روی، فلم بینی، ریڈیو، ٹیلی ویژن، مخرب اخلاق کتابیں، فحش لٹریچرس، جدید آلات جیسے موبائل اور انٹرنیٹ کے گرویدہ نظر آتے ہیں اور ان کے آئیڈیل تو وہ فلمی ہستیاں اور کرکٹرس ہیں جو عیش اور دنیاوی لذتوں میں غرق ہیں۔ اسی طرح آج کی صنف اناث کے لیے تو آئیڈیل اور نمونہ مغرب اور یورپ کی وہ عورتیں ہیں جو کھلے عام برائی کا ارتکاب کرنے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاتیں، بلکہ جانوروں کے حقوق کے نام سے گروپ میں مادرزاد ننگی اور برہنہ ہو کر فوٹو کھینچوانا، پوز دینا اپنا حق سمجھتی ہیں۔ حالانکہ اللہ

اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والی مسلم عورتوں کے لیے اسوہ اور آئیڈیل تو امہات المومنین اور صحابیات کرام ہیں۔ امہات المومنین اور صحابیات کرام وہ پاک باز، پاک طینت ہستیاں ہیں جن کے تقدس و پاکیزگی کی تعریف عرش والے نے آسمان سے کی ہے اور جن کی براءت خالق ارض وسماء کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

فطرت کی خلاف ورزی سے کیسے سنگین نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ عورت اپنی جوانی کی عمر میں بڑی آسانی سے اس قسم کے خوش کن اور دل فریب نظریات کا شکار ہو جاتی ہے مگر جب اس کی عمر حد شعور کو پہنچتی ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا راستہ غلط تھا۔ اس کا انتخاب درست نہ تھا۔ مگر یہ سوجھ بوجھ اس کو اس وقت ہوتی ہے جب تلافی مافات کا وقت نہیں ہوتا اور کف افسوس ملتے ملتے رہ جاتی ہے اور حسرت و یاس کا کفن اوڑھ کر گہری نیند سو جاتی ہے۔

ویلنٹائن ڈے

ہر فروری کی چودہ تاریخ عالمی سطح پر 'یوم عاشقان' یوم محبت، یوم الحب، کے طور پر منائی جاتی ہے۔ جسے ویلنٹائن ڈے بھی کہا جاتا ہے۔ اِس دن نوجوان لڑکے اور لڑکیاں گلابی پھول، عشقیہ کارڈ، چاکلیٹ اور مبارکبادی کے کلمات کا ایک دوسرے سے تبادلہ کرتے ہیں۔ انسانیت سے گری

ہوئی حرکتیں کی جاتی ہیں۔عزت وآبرو کو پامال کیا جاتا ہے ،جنسی تعلقات کا ننگا ناچ رچایا جاتا ہے.

عالمی سطح پر منایا جانے والا یہ تہوار ہر سال ملک عزیز میں آگ کی طرح پھیلتا جارہا ہے۔اس دن جو بھی جس کے ساتھ عشق ومحبت کا دعوے دار ہو اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ایک عقل منداور باشعور انسان اس تہوار کو منانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔کوئی بھی باغیرت اور باحمیت شخص کبھی یہ گوارا نہیں کرے گا کہ کوئی راہ چلتا شخص اس کی بہن بیٹی سے اظہار عشق کرے، یا کوئی بھی باحیا، پاکدامن لڑکی کبھی یہ پسند نہیں کرے گی کہ کوئی بھی راہ چلتا نوجوان اسے پھول پیش کرے،۔اور محبت کا دعویٰ کرے۔

اس دن کے حوالے سے مختلف روایات بیان کی جاتی جو حقیقت سے دور معلوم ہوتی ہیں، البتہ ایک خیالی داستان جو اس حوالے سے بہت مشہور ہو چکی ہے، کہ تیسری صدی عیسوی میں روم میں ”ویلنٹائن“ نامی ایک پادری کو ایک راہبہ سے ”عشق“ ہو گیا تھا۔عیسائیت میں راہب اور راہبات کے لیے نکاح ممنوع تھا، اس نے انتہاء عشق کی بنا پر ایک کھیل رچا اور اپنی معشوقہ سے کہا : ”مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ اگر آج کوئی راہب اور راہبہ (بغیر نکاح کے) تعلقات قائم کرلیں تو اس پر کوئی حد نہیں لگے گی ،غرض آتش عشق میں آکر عفت و پاکدامنی کی چادر کو تار تار کر دیا،

پھر اس پادری کو سولی پر چڑھایا گیا۔ اسی کا نام ''ویلنٹائن'' بتایا جاتا ہے جسے بعد میں ہجوم عاشقاں کی طرف سے ''شہیدِ محبت'' کا لقب دیا گیا۔ اسی عاشق راہب ویلنٹائن کی یاد میں ہر سال 14 فروری کو ''ویلنٹائن ڈے'' منایا جاتا ہے۔

یہ وہ داستان عشق ہے جس کی بنیاد پر ایک جنونی گروہ مسلم معاشرے میں بے حیائی کو فروغ دے رہا ہے۔ باعثِ افسوس کہ ایک مخصوص گروہ ''ویلنٹائن ڈے'' کو یوم عاشقاں یوم تجدید محبت'' کے طور پر پیش کرتا ہے، اور باوجود باعث ننگ و عار سمجھنے کے باعث افتخار سمجھتا ہے۔ اور میڈیا اس مرض کو ایک ''مقدس شی'' کے طور پر پیش کرتا ہے، غیر مسلم این۔ جی۔ اوز کے تحت چلنے والے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں باقاعدہ طور پر اس بے ہودہ تہوار کو منایا جاتا ہے۔

فحاشی و عریانیت کے اس تہوار کو ''یوم محبت'' قرار دیے جانے کے بجائے ''یوم اوباشی و عیاشی'' قرار دیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا، اس لیے کہ یہ تہوار مرد اور عورت کے درمیان ناجائز تعلقات کو فروغ دیتا ہے۔ اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا، اسلام میں میاں بیوی کے درمیان محبت کے اظہار پر کوئی بندش نہیں ہے لیکن اس کے لیے ایک ایسے دن کا انتخاب کرنا جو مغرب کی جنس پرست تہذیب کا علامتی اظہار بن چکا

ہے، سراسر غلط ہے۔

بے حیائی پر مبنی یہ تہوار جس تیزی کے ساتھ پھیلتا جا رہا ہے وہ بہت تشویشناک ہے۔ اور اس تہوار کو منانے والے اس بات کا ثبوت دے رہے ہیں کہ ہمارا تعلق ''محمد رسول اللہ ﷺ'' سے نہیں بلکہ جنسی بے راہ روی کے علمبردار مسیحی راہب ''ویلنٹائن'' سے ہے۔ اگر مغرب سے گہری وابستگی اور قربت کے طوفان کو نہ روکا گیا تو مغربی فضولیات ہماری معاشرتی اقدار کو بہا لے جائیں گی۔ اور مغربی تہذیب ہماری نسل کے کردار کو ملیا میٹ کر دے گی۔

سکھائے ہیں محبت کے نئے انداز مغرب نے
حیا سر پیٹتی ہے، عصمتیں فریاد کرتی ہیں

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس وقت مغربی تہذیب اخلاقی جذام میں مبتلا ہے۔ عورتوں کے حقوق و فرائض اور آزادی میں افراط و تفریط اور عدم توازن کے نتیجے میں زبردست ٹھوکریں کھائی ہے۔ اس اخلاقی جذام کا اصل اثر اس کی جنسی بے راہ روی ہے جو حیوانیت کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ اس کیفیت کا حقیقی اور اولین سبب عورتوں کی حد سے بڑھتی ہوئی آزادی، مکمل بے پردگی، ہم جنس پرستی، مرد و زن کا باہم اختلاط اور شراب نوشی اور ان جیسے دیگر وسائل ہیں۔ اس کے برے اثرات نے صرف اہل مغرب ہی

کونہیں پوری دنیا کو اپنے حصار میں لے لیا ہے جس کی وجہ سے انسانیت چرمرا گئی ہے۔ ہلاکت کے دہانے پر کھڑی ہے۔ تہذیب وتمدن اور سماج ومعاشرہ کے چولیں ہلا رکھی ہیں۔ عصمتیں تار تار ہو گئی ہیں۔ اخلاقی قدریں پامال ہو گئی ہیں۔ خوف ودہشت اور ڈر ہمارا مقدر بن گئے ہیں۔ زنا اور لواطت ان جیسی فحاشیاں زندگی کا حصہ بن گئی ہیں اور قوموں کی شان وشوکت اور شہامت وسطوت کو گھن کی طرح چاٹ گئی ہیں۔ جنسی بے راہ روی کی وجہ سے مرد مرد نہیں رہتا ہے۔ ذہنی سکون غارت ہو جاتا ہے۔ طلاق کی نوبت آجاتی ہے۔ اس کا اثر صرف اسی پر نہیں بلکہ اس کے بچوں اور اس معاشرہ پر پڑتا ہے جس کی فضا میں سانس لیتا ہے۔ چنانچہ ۲۳ ستمبر ۱۹۹۸ء ''انڈیا ٹوڈے'' (ہندی) کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''ممبئی میں بعض اسکولوں کے سروے سے معلوم ہوا ہے کہ بارہ (۱۲) سے پندرہ (۱۵) سال کی عمر کی طالبات میں تقریبا تیرہ (۱۳) فیصد طالبات زنا کے تجرباتی عمل سے گزر چکی تھیں اور ان میں پچہتر (۷۵) فیصد لڑکیوں کے ساتھ زنا میں ایک سے زائد لڑکے شریک تھے''۔ ایک دوسری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''چودہ (۱۴) سال سے سولہ (۱۶) سال کی عمر کے سو (۱۰۰) لڑکے اور لڑکیوں سے انفرادی جانچ سے پتہ چلا ہے کہ ان میں اڑتیس (۳۸) فیصد لڑکوں اور ستائیس (۲۷) فیصد لڑکیوں کا اپنے دوستوں

(بوائے فرینڈ) کے ساتھ جسمانی رشتہ قائم ہو چکا ہے، جن میں تقریبا دس (۱۰) فیصد لڑکے اور لڑکیاں جنسی امراض کے شکار پائے گئے‘‘۔ یہ ہے مغربی تہذیب کی دین اور جنسی بے راہ روی کا نتیجہ۔ یہ عصر حاضر کا وہ فتنہ ہے جو قتل سے زیادہ بدتر ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے: وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ:۱۹۱) فتنہ برپا کرنا قتل سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

سویت یونین کے آخری صدر میخائیل گورباچوف نے مغربی تہذیب اور اس سے انسانیت پر ہونے والے خطرات کو واضح لفظوں میں بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب ’’پروسٹرائیکا‘‘ میں لکھا ہے: ’’ہماری مغرب کی سوسائٹی نے عورتوں کو گھر سے باہر نکالا اور اس کے گھر سے باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ مادی فوائد حاصل کیے اور پیداوار میں کچھ اضافہ ہوا، اس لیے کہ مرد بھی کام کر رہے ہیں اور عورتیں بھی کام کر رہی ہیں لیکن پیداوار کے زیادہ ہونے کے باوجود ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو گیا ہے اور فیملی سسٹم تباہ ہونے کے نتیجے میں ہمیں جو نقصان اٹھانے پڑے ہیں وہ نقصانات ان فوائد سے کہیں زیادہ ہیں جو ہمیں حاصل ہو رہے ہیں لہٰذا میں اپنے ملک میں ’’پروسٹرائیکا‘‘ کے نام سے ایک تحریک شروع کر رہا ہوں۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جو عورتیں گھر سے باہر نکل چکی ہیں ان کو واپس کیسے گھر لایا جائے۔ اس کے طریقے سوچنے پڑیں گے ورنہ جس طرح ہمارا

اغراض و مقاصد تحفُّظِ شریعت ٹرسٹ

کتاب وسُنّت کی تعلیمات کا فروغ

اسلام کے عائلی قوانین کی حفاظت

سلف صالحین کا عادلانہ دفاع

فرق ضالہ کا سنجیدہ تعاقب

علمی و تحقیقی مواد کی ترتیب و اشاعت

تحفُّظِ شریعت ٹرسٹ

TAHAFFUZ-E-SHAREEAT TRUST

+91 8686649169, +91 91335 62213

17-2-790/A/1, Phool Bagh, Rein Bazaar, Hyderabad, Telangana 500023

+91 8686649169

Tahaffuzeshareeat

فیملی سسٹم تباہ ہو چکا ہے اسی طرح ہماری پوری قوم تباہ ہو جائے گی''۔